Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۰ شوال ۱۳۹۷ھ ۲۵ تبوک ۱۳۵۶ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر (ابن حضرت میر سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ) دو ایک روز تک پھر لغرض طبی معائنہ راولپنڈی تشریف لے جا رہے ہیں جہاں پر ڈاکٹر انہیں بیہوش کر کے ان کی غذا کی نالی کا معائنہ کر کے مرض کی تشخیص کرنے کی کوشش کریں گے انہیں ایک عرصہ سے غذا کی نالی میں بندش کی تکلیف ہے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا کرے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

برادرم عزیز قریشی عطاء اللہ صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو مورخہ ۲۳ ستمبر بروز جمعہ صبح دس بجے شدید دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے شدید کمزوری ہو گئی ہے احبابِ جماعت سے عزیز کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ قریشی
آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تربیتی کلاس ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں منعقد ہو رہی ہے جملہ خدام و اطفال وقتِ مقررہ پر حاضر ہو کر استفادہ کریں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب خطاب فرماویں گے۔

منیر احمد جاوید
ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے اور سعید روحوں کیلئے آفتاب ہے

وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے اور اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؎

محمدؐ عربی بادشاہ دوسرا ٭ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ٭ کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبیؐ کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا!"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ تبوک ۱۳۵۶ھش
۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء

اشاعتِ حق میں کامیابی اور اس کی ایک بنیادی شرط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی یہ بنیادی ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو دوسری اقوام تک پہنچاتے چلے جائیں اور اس طرح روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کریں جیسا کہ وہ انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

لیکن اس نے بار بار یہ امر بھی ذہن نشین کرایا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ فریضہ محض وعظ و تلقین اور زبانی تبلیغ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اس نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ایسے اوصاف کا ذکر کیا ہے جن سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے مومنوں کا متصف ہونا ضروری ہے۔ ان اوصاف سے متصف ہوئے بغیر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا بالفاظِ دیگر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اوصاف سے متصف ہونے کے نتیجہ میں ایک جذب اور کشش ان میں پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے سعید الفطرت لوگ انکی طرف کھنچتے ہیں اور ان کی باتوں کو توجہ سے سنتے اور ان کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس جذب اور کشش کو نور سے تشبیہہ دی ہے اور بتایا ہے کہ جو مومن اپنے آپ کو ان اوصاف سے متصف کر لیتے ہیں انہیں ایک نور عطا کیا جاتا ہے جو انہیں دوسروں سے ممیز و ممتاز کر دکھاتا ہے اور جب وہ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں تو سعید الفطرت لوگ بے اختیار ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کی باتیں ایسے لوگوں کے دلوں میں اترتی چلی جاتی ہیں اور وہ اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ان اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے جو مومنوں کو جذبہ و کشش کی قوت سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتے ہیں فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ج نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (ایسا کرنے میں منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن اللہ اپنے نبی کو رسوا نہیں کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں (رسوائی سے دو چار کرے گا)۔ ان کا نور ان کے آگے آگے بھی بھاگا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سچی اور حقیقی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا یہ ہے کہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ان کی بدیاں مٹا دے گا اور انہیں نیکیاں بجالانے کی ایسی توفیق عطا کرے گا کہ تقویٰ کا نور ان کے اندر بھی ہوگا اور باہر بھی ہوگا اور وہ نور اس درجہ واضح اور نمایاں ہوگا کہ ان کے آگے آگے بھاگا جائے گا۔ جس طرف بھی وہ جائیں گے لوگ ان کے اس عطا داد نور کی وجہ سے ان کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ سو گویا یہ نور ان کے وجودوں میں ایک جذب اور کشش پیدا کر دے گا اور ان کے کلام میں ایسی تاثیر بھر دیگا کہ جب وہ بات کریں گے تو لوگ اس سے متاثر ہوئے اور اثر قبول کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور پھر فرمایا جب یہ جذب اور کشش ان کے اندر پیدا ہو جائے تو وہ مغرور نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل استغفار کرتے رہیں اور اس کے حضور دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے نور کو پورا کر کے خدا داد جذب اور کشش میں مسلسل اضافہ کرتا رہے تا لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن کرنے کا وسیلہ بنتے رہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں کافروں اور منافقوں کو تبلیغ کرنے اور انہیں حق کی طرف بلانے کی تلقین فرمائی جیسا کہ فرمایا:۔

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط
(التحریم آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں کو خوب تبلیغ کر اور ان کا کوئی اثر قبول نہ کر بلکہ اپنے نور سے خود ان کو متاثر کرتا چلا جا)۔

خدا تعالیٰ کا پہلے مومنوں کو اپنے آپ کو بعض ایسے اوصاف سے متصف کرنے کی تلقین کرنا جن کی وجہ سے ان کے اعمال و کردار اور وجودوں میں خدا داد نور کی وجہ سے جذب اور کشش پیدا ہو جائے اور پھر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی تلقین فرمانا اس حقیقت پر دال ہے کہ تبلیغ اس وقت تک مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ تبلیغ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کر کے اپنے آپ کو قوتِ جذب سے مالا مال نہ کریں۔ مامورینِ الٰہی آتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ اپنے متبعین میں یہ قوتِ جذب پیدا کر دکھائیں تا کہ وہ دوسروں کو راہِ ہدایت کی طرف بلانے اور اس پر انہیں گامزن کرنے کا وسیلہ ثابت ہو سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو بیش قیمت نصائح سے نوازتے ہوئے سب سے زیادہ زور اس بات پر ہی دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بن کر اپنے اندر وہ نور اور قوتِ جذب پیدا کریں کہ سعید الفطرت لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا وسیلہ بن سکیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو اپنے اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنے اندر قوتِ جاذبہ پیدا کرو اور قوتِ جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنو گے۔ اور اگر تم صادق مومن نہیں تو تمہاری نصیحت ایسی ہے جیسے پرنالہ کا پانی موجب فساد ہوتا ہے۔ پس صادق کے واسطے ورزش کی اشد ضرورت ہے۔ جیسے ایک پہلوان کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے کہ مقابلہ کر سکو۔ اگرچہ وہ بھی تمہارے جیسا آدمی تھا، جسمانی نشوونما میں اس نے ترقی اور ورزش سے یہ طاقت حاصل کی۔ پس تم روحانی قویٰ میں ورزش کر کے روحانی پہلوان یعنی صادق مومن بنو۔ جو شخص اپنا نشوونما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبہ کو بھی درست نہیں کر سکتا (چہ جائیکہ وہ دوسروں کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بنے)۔ پس قوتِ روحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی اور رسول سب ایک ایک ہو کر ہی آتے ہیں مگر وہ صادق اور جاذب تھے (اس لئے کامیاب رہے)۔ مال کی غریبی اور کمزوری جدا چیز ہے، روحانی قوت ہونی چاہیئے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا، اگر خوب گرم ہے سو سو گاڑی بھی کھینچ کر لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُر تاثیر مومن بنو۔ اس ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دنیا میں پھیلے گی۔ پھر اگر روحانی طاقت والے اور اس کے پھیلانے والے اور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۳۲، ۲۳۳)

پھر حضور علیہ السلام نے عام واعظوں کی طرح اپنے متبعین کو گرم اور پُر تاثیر مومن بننے کی نصیحت ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنی خدا داد قوتِ قدسی کی مدد سے انہیں حقیقی مومنوں کے اوصاف سے متصف کر کے ان میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دکھائی اور اس کے نتیجہ میں انہیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے جوش سے مالا مال کر دکھایا حتیٰ کہ آپ کے مخالف بھی آپ کی قوتِ احیاء اور مسیحائی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ شمس العلماء مولوی ممتاز علی صاحب نے اپنے رسالہ "تہذیب نسواں" میں لکھا:۔

"ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"

(رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور ۱۹۰۸ء)

اور مفکرِ احرار چوہدری افضل حق نے بھی گواہی ان الفاظ میں دی:۔

(ملاحظہ ہو صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہورِ مہدیؑ کا عقیدہ اور مسلمان

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد، سیالکوٹ شہر

(۲)

ہندوستان کے مشہور صوفی اور سجادہ نشین خواجہ حسن نظامی صاحب ممالک اسلامیہ کی سیاحت کرنے اور مختلف اسلامی ممالک کے علماء و فضلاء سے ملنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

(۱) "ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو امام مہدیؑ کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسی سال ۱۳۳۰ھ میں امام ممدوح ظاہر ہوں گے۔"

(اہلحدیث ۲۶ر جنوری ۱۹۲۲ء)

(۲) اخبار مدینہ نے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی طرف ایک منسوب نظم کا حوالہ دے کر لکھا ہے:۔

"مقطع کا وہ شعر جو آج کل زبان زد خلائق ہے۔ مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ اصل شعر یوں ہے ؎

"خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال گشت کنتق باشد چنین بیانہ"

الفاظ کنت کنتق میں ظہور امام مہدیؑ بتایا گیا ہے جس کے ۱۳۴۰ عدد ہوتے ہیں حالات موجودہ میں اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ امداد غیبی کا بہت جلد ظہور ہو۔"

(اخبار مدینہ بجنور یکم دسمبر ۱۹۱۲ء)

(۳) اخبار آگرہ بعنوان "ظہور امام الزماں" لکھتا ہے:۔

"ظہور امام الزماں علیہ السلام بھی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے اور عنقریب اور غالباً اسی سال میں پورا ہونے والا ہے۔"

(اخبار آگرہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

(۴) اخبار کشمیری میگزین زیر عنوان "۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی امیدیں" رقمطراز ہے:۔

"سنہ ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے اور امید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتح یاب اور کامیاب رہیں گے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہوں گے۔"

(اخبار کشمیری میگزین لاہور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۱ء)

(۵) ستم یہ ہے کہ ان دنوں جب مسلمانان عالم انتظار امام الزمانؑ میں آنکھیں فرش راہ کئے دست بدعا تھے اور ان کے دل بیم و رجا کی پرورشوں میں گھرے ہوئے تھے حاجی شاہ سلیمان صاحب حجاز سے واپس آکر مسلمانوں کو یہ اطلاع دیتے ہیں:۔

"جس کا جو جی چاہے کرے ہم تو ہر ایک آستانے پر اس مقدس ہستی کے ظہور کی دعا رو پیٹ کے کر آئے جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں اللّٰھم عجّل لنا ظہورہ"

(اخبار مدینہ بجنور ۹ر فروری ۱۹۲۲ء)

مگر آہ! اس پر بھی جب ان کا موعود امام نہ آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح اب پھر نئے سے نئی تاریخیں مقرر کرنی شروع کر دیں کہ امام الزمانؑ فلاں فلاں تاریخ کو ضرور جلوہ افروز عالم ہوں گے۔

(۶) گنبد خضریٰ کے خادم حاجی عبداللہ اللہ ماہی کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں مرقوم تھا:۔

"اس سے پہلے ایک اشتہار میں لکھ چکا تھا کہ حسب بشارت امام مہدیؑ کا ظہور ۱۳۵۵ھ میں ہوگا مگر افسوس کہ موجودہ سال میں مہدی صاحب تشریف نہ لائے اور اب ۱۳۶۰ھ میں وعدہ فرمایا ہے۔"

(بحوالہ اخبار زمزم ۱۱ر اگست ۱۹۴۰ء)

(۷) جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی اب پھر ایک نئی تاریخ مقرر کر ڈالی آپ لکھتے ہیں:۔

"آج (۱۸ر فروری ۱۹۴۰ء) رات کو بارہ بجے جبکہ میری بستی میں تعزیوں کا گشت ہو رہا تھا اور میرے سب بچے باہر گئے ہوئے تھے اور میں چپ چاپ لیٹا ہوا ظہور مہدیؑ کے مسئلہ کو سوچ رہا تھا کہ یکایک میرے دل کی آواز نے مجھ سے کہا کہ حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ لفظ "مہدی" کے عدد ۵۹ ہیں اور سنہ بھی ۵۹ ہے اس لئے حضرت مہدی کا معنوی ظہور اسی ۱۳۵۹ھ میں ہو جائے گا۔"

(منادی دہلی ۲۴ر فروری ۱۹۴۰ء)

۲۱ر فروری ۱۹۴۰ء "یوم ظہور مہدی" پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"میں حسین ابن علی ہوں۔ میں اول کے بعد دوم کے بعد سوم ہوں۔ میرے بعد چوتھا پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں، دسواں، گیارھواں، بارھواں آیا اور امامت و مہدویت کی روشنی بڑھاتا رہا۔ مگر بارھویں نے کہا تھا۔ کچھ دن انتظار کرو اور اس سے پوچھا گیا تھا کب تک؟ اور یہ کب تک کا سوال صدیوں سے ہو رہا تھا۔ آخر آج میں جواب دیتا ہوں کہ تم کو ظہور مہدیؑ کا انتظار ہے تو لفظ "مہدی" کے اعداد کو دیکھو۔ مہدی کے اعداد کو دیکھا تو وہ ۵۹ تھے تو کیا موجودہ سال ۱۳۵۹ ہجری مہدی کے ظہور کا سال ہے؟ ہاں مہدی کے لفظ کے عدد ۵۹ ہیں اور ہجرت کا یہ سنہ بھی ۵۹ ہے۔"

سننے والو! عقائد کی نکتہ بینی سے اس بات کو نہ دیکھنا مضمون آفرینی کی داد کی نظر اس پر نہ ڈالنا۔ یہ مرد کامل اور زندہ شہید اور ساری دنیا کو زندہ کرنے والے حسین کی آواز تھی جس نے بشارت دی کہ ۱۳۵۹ ہجری مہدی کا سنہ ہے"

(منادی دہلی ۲۴ر فروری ۱۹۴۰ء)

آہ! صد آہ! کہ آنے والا اپنے وقت پر آیا اور ان تمام نشانات کے جلو میں آیا جو ازل سے اس کے ظہور کے لئے چشم براہ تھے۔ اور اس زمانہ میں آیا جس کی تعیین خود آقائے دوجہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صلحائے بزرگان امت کے رؤیا و کشوف کی روشنی میں کی گئی تھی۔

مگر افسوس! کہ اس کے زمانہ کے لوگوں نے ان نشانات کو دیکھا اور جھٹلایا اور اس کے دعویٰ کو سنا اور انکار کیا اور اس کے برعکس کہہ دیا کہ اس کے آنے کا ابھی زمانہ ہی نہیں آیا اور پھر خود ہی اس کے ظہور کے لئے سنہ ۱۳۳۰ھ، سنہ ۱۳۴۰ھ، سنہ ۱۳۵۵ھ، سنہ ۱۳۵۹ھ اور سنہ ۱۳۶۰ ہجری مقرر کئے اور جب اس پر بھی وہ نہ آیا تو نگاہ فلک نے یہ حسرت ناک اور دردناک نظارہ بھی دیکھا کہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے نے ہی اس پیشگوئی کا انکار کر دیا۔

لیکن یہ کس قدر دکھ دہ اور المناک حقیقت ہے کہ وہ صدی جس کا آغاز ہزار خوشیوں اور مسرتوں سے ہوا تھا اس کا انجام اس قدر المناکیوں اور حسرتوں میں ہو رہا ہے کہ آج ایک غیر مسلم پوچھتا ہے کہ ظہور مہدیؑ کی پیشگوئی کا کیا بنا؟ تو مسلمان چپ ہو جاتا ہے مگر ہمارے لئے یہ بات بھی خوشی اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ خدا کے مہدیؑ اور مسیح نے جو آج سے تقریباً ایک سو سال قبل کہا تھا وہ پورا ہوا۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر مسلمان اس وقت مجھے قبول نہ کریں جو قرآن اور حدیث اور پہلی کتابوں کی رو سے اور تمام اہل کشف کی شہادت کی رو سے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ہوں تو آئندہ ایمانی حالت کے لئے سخت اندیشہ ہے..... ایسے خیالوں کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کو ہی ایک جھوٹی پیشگوئی قرار دے دیں گے۔"

مزید فرماتے ہیں:۔

"وہ زمانہ ان کو بھول گیا جب وہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر تیرھویں صدی کی مذمت کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہ اس صدی میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آیت "انّ مع العسر یسرا" پڑھ کر اس سے استدلال کرتے تھے کہ اس عسر کے مقابل پر چودھویں صدی یسر کی آئے گی لیکن جب انتظار کرتے کرتے چودھویں صدی ہو گئی اور عین صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص بدعوی مسیح موعود پیدا ہو گیا اور نشان ظاہر ہوئے اور زمین و آسمان نے گواہی دی تب اوّل المنکر یہی علماء ہو گئے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵)

میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود مہدی معہود کے حسب ذیل ارشادات پر ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ غور کرنے والے غور کریں کہ کس قدر درد و سوز سے ان کو لکھا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

"یا وہ دن جب کہتے تھے یہ ارکان دیں
مہدی موعود حق اب جلد ہو گا آشکار
کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار"

حضور پھر فرماتے ہیں:-

"یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب کون اس کے بعد آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات"

(درثمین اردو)

○

امانت
ایک اہم خلق

امانت نہایت اہم اور بنیادی خلق ہے۔ جب کوئی فرد یا قوم امین بن جاوے تو کامیابی و کامرانی اس کے قدم چومتی ہے اور معاشرہ میں ایسے باوقار مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ تاریخ عالم اس پر شاہد ناطق ہے کہ امانت دار قومیں ہمیشہ بام عروج پر پہنچیں اور خائن اقوام تنزل پستی اور غلامی کے گڑھوں میں گر گئیں پس امانت قوموں اور افراد کے لئے ترقی کا زینہ ہے یہ وہ راہ ہے جس پر چل کر انسان بامراد زندگی گزارتا ہے۔

امانت سے مراد کسی چیز کا اس کے اصل مالک کو واپس لوٹا دینا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں امانت کے بارہ میں تاکیدی حکم دیا ہے۔ فرمایا:-

"ان اللہ یامرکم
ان تؤدوا الامٰنٰت
الی اھلھا"
(النساء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ امانتیں مالکوں کو واپس کرو بلکہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں مالکوں کو لوٹا دو۔

اگر خدا تعالیٰ صرف اتنا فرما دیتا کہ امانتیں واپس کرو۔ تو یہ بھی اپنی ذات میں حکم کا درجہ ہی رکھتا تھا۔ پس یہاں یامرکم یعنی تمہیں حکم دیتا ہے کا لفظ امانت کی اہمیت اور اس خلق پر خاص طور پر عمل کرنے کے لئے بطور تاکید استعمال فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں امانت کا خلق اس قدر نمایاں تھا۔ کہ قریش مکہ آپ کو "امین" کہہ کر پکارتے تھے۔ اہل مکہ آپ کی جان تک کے درپے ہونے کے باوجود اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھتے۔ اور انہیں محفوظ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ جب قریش مکہ نے آپ اور آپ کے جان نثار صحابہؓ پر مظالم کی انتہا کر دی اور مجبور کر دیا کہ آپ مکہ کی بستی سے ہجرت کر جائیں اس وقت بھی اہل مکہ کی بہت ساری امانتیں آپ کے پاس موجود تھیں۔ آپ کو امانتوں کی واپسی کا اس قدر خیال تھا کہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے رہ کر بطور خاص ان امانتوں کی واپسی کے لئے ارشاد فرمایا۔ حالانکہ یہ امانتیں ان لوگوں کی تھیں۔ جو مسلمانوں کے اموال اور جائیدادیں اپنے قبضہ میں لے رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود امانت پر قائم تھے بلکہ امانت کے بارہ میں بار بار تاکید فرماتے تھے اور ایمان کی تکمیل کے لئے اسے ضروری قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اپنے خطبہ میں یہ ذکر فرماتے تھے کہ جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔ (مشکوٰۃ)

پس ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ امانت کو اپنا شعار بنائے اور خیانت سے نفرت کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور ظل کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امانت و دیانت پر بہت زور دیا ہے اور امانت کی نہایت لطیف تشریح فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے اسی واسطے ایک شیر خوار بچہ بھی بوجہ کمسنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے ...... اب جب ہم ایک گہری نظر سے بچہ کی اس عادت کو دیکھتے اور اس پر غور کرتے ہیں اور فکر کرتے کرتے اس کی اس عادت کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں تو ہم پر صاف کھل جاتا ہے کہ یہ عادت جو غیر کی چیز سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اپنے اوپر مصیبت ڈال لیتا ہے یہی خو دیانت (۴)

(۵) اور امانت کی جڑ ہے اور دیانت کے خلق میں کوئی شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا جب تک بچہ کی طرح غیر کے مال کے بارہ میں بھی سچی نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو جائے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس خلق کے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(قائد تربیت
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

○

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں تاکہ دفتری معاملات میں تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر)

ایک مخلص نوجوان کی وفات

میرا عزیز بھائی انیس احمد ابن چوہدری منظور احمد صاحب آف ڈسکہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۲۱ اگست کو دوبئی (متحدہ عرب امارات) میں بجلی کے شارٹ کے حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۲۲ سال تھی وہ ایک کمپنی کی ملازمت کے سلسلہ میں دوبئی گئے۔ ابھی سات ماہ ہی گزرے تھے۔ ڈیوٹی بطور سٹور کیپر تھی۔ روز وفات کے روز اپنی افطاری کے لئے سٹور میں پڑے ہوئے کولر سے ٹھنڈا پانی لینے پر بجلی کے کرنٹ کا شدید جھٹکا لگا۔ ہاتھ زور سے کھینچا تو سارا دھڑ کولر سینہ سے آلگا۔ ایک سکھ نوجوان نے جو اس وقت سٹور میں موجود تھا۔ چند دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر مرحوم کو بچانے کی بھرپور کوشش کی مگر وقت معین آچکا تھا۔ ہسپتال لے جاتے وقت راستہ میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ طبیعت میں انکساری۔ بردباری۔ شرافت اور مزاح تھا۔ ہر دکھی انسان کا ہاتھ بٹانا۔ مصیبت میں دوسروں کے کام آنا اور ضرورتمند کی ضرورت کو پورا کرنا عزیز مرحوم کا مرغوب کام تھا کسی کام کو عار نہ سمجھتا تھا۔ اور خدمت خلق کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ نہایت نیک اور نکتہ رس نوجوان تھا۔

عزیز مرحوم کی لاش دیار غیر سے آٹھ روز بعد پہنچی۔ ناگہانی جوان مرگ کا صدمہ سب عزیز و اقارب اور خاص کر ہماری ہمشیرہ محترمہ کے لئے ناقابل برداشت تھا مگر۔

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو"

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(الطاف حسین چوہدری۔ لاہور)

درخواست دعا

کراچی کے بہت سے احمدی طلباء و طالبات گیارھویں اور بارھویں جماعت کا سالانہ امتحان ۱۲ ستمبر سے دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا منیر احمد۔ کورنگی کالونی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ فہرست تجنید ۳۰ ستمبر تک لازمی طور پر مرکز میں پہنچا دیں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۸۶

میں یوسف صادق ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ یوسف صادق 9/R58 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد صادق صدر جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ مجید احمد طاہر سیکرٹری مال حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۲۸۷

میں نعیمہ یاسمین بنت چوہدری محمد صادق صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۳ ماشہ مالیتی ۱۵۶/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعیمہ یاسمین 9/R58 دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد صادق وصیت ۱۰۹۰۵ والد موصیہ۔ صدر جماعت احمدیہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ مجید احمد طاہر سیکرٹری مال دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۲۸۸

میں چراغ بی بی زوجہ مستری اللہ رکھا صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۷۷/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۳۲/- روپے

زیور طلائی ۹ ماشہ مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ چراغ بی بی دار الیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان سیکرٹری تحریک جدید دار الیمن ربوہ۔

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔" (فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۲۴)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ یکم اخاء تا ۱۰ اخاء (یکم تا ۱۰ اکتوبر) عشرہ وصولی منائیں گی۔ اس عشرہ کے دوران بقایا جات چندہ مجلس، چندہ اجتماع، تعمیر ہال، سرائے خدمت اور وقف جدید اطفال وصول کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے۔ تمام قائدین کرام اس امر کا التزام فرمائیں کہ ہر خادم اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بازیافتہ اشیاء

۱۔ **ایک گھڑی**۔ خاکسار کو محلہ دار العلوم غربی سے گری پڑی ایک گھڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔

(مقبول احمد ذبیح مکان نمبر ۱۹/۲ محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ)

۲۔ **ایک دھوپ کی عینک**۔ میرے بیٹے کو عید الفطر کے روز مسجد اقصٰے کے باہر سے دھوپ کی ایک عینک ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(ماسٹر احمد علی محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی چوہدری بشیر احمد صاحب خالد بمع اہل و عیال زیمبیا وسطی افریقہ سے چند ماہ کے لئے پاکستان آ رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر رہے۔ (محمد صدیق شاہد مبلغ انچارج سرینام جنوبی امریکہ)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ بعارضہ درد گردہ تقریباً تین ہفتے سے بیمار ہیں۔ درد شدید نوعیت کی ہے اور باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہوا۔ نیز میرے داماد عبد المنان صاحب کو بیرون پاکستان کار کا حادثہ پیش آیا تھا۔ یکم ستمبر کو ان کی ٹانگ کا پلستر کھل گیا ہے۔ الحمد للہ ہڈی بالکل صحیح جڑ گئی ہے۔ ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحی ناصر جناح چوک۔ ساہیوال)

احمدی جنتری ۱۹۷۸ء زیر ترتیب ہے۔ اشتہارات کی اشاعت کے لئے درج ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں۔
شیخ عبد الماجد۔ بینکوز سٹریٹ۔ چوک کمبوہ۔ پیر غازی روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم اسناد فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۷ء

۱۔ فضلِ عمر درس القرآن کلاس سال ۱۹۷۷ء میں شامل ہونے والے جملہ طلباء و طالبات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طالبات کی سندات بتوسط محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور طلباء کی سندات بتوسط امراء/صدر صاحبان مقامی بھجوائی جا رہی ہیں۔ جملہ طلباء و طالبات جن کے ناموں کا اعلان بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۸ر اگست ۱۹۷۷ء ہو چکا ہے۔ ۳۰ر ستمبر تک سند کامیابی نہ ملنے کی صورت میں نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کو آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ربوہ کے وہ طلباء جنہوں نے اپنے پرچہ جات امتحان حل کرتے وقت اپنا نام و پتہ مکمل درج نہیں کیا تھا ان کی سندات تیار کر کے دفتر نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن میں رکھی گئی ہیں وہ دفتری اوقات کے دوران کسی دن بھی آ کر اپنی سندِ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تحریک چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

یکم ستمبر تا ۱۷ ستمبر صرف ۱۲۲/- روپے اس مد میں چندہ جمع ہوا ہے اور اس طرح کل وصولی اب تک ۸۷۸،۸۵،۱ ہوئی ہے جبکہ تمام اخراجات کے لئے ۵۰۰،۲۸،۳/- روپے کی ضرورت ہے۔ تمام لجنات جب تک اس چندہ کی وصولی کے لئے نمایاں جدو جہد کریں گی یہ رقم کی کمی پوری نہ ہو گی اور ڈر ہے کہ کام بند نہ کرنا پڑے۔ صاحبِ حیثیت خواتین سے درخواست ہے کہ اس مد میں دل کھول کر چندہ دیں اور اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی ترقی کے لئے ہر قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسبِ ارشاد میرے پوتے عزیزم نعیم احمد طاہر ابن عزیزم طاہر محمود صاحب کا نکاح بیس ہزار روپیہ حق مہر پر میری پوتی عزیزہ امۃ المنان بنت عزیزم میجر مبارک محمود صاحب سے پڑھا۔

عزیزم نعیم احمد طاہر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی کے امتحان میں اوّل آئے تھے۔ اور آجکل انگلستان میں گلاسکو یونیورسٹی سے PLASMA PHYSICS میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیزم نعیم احمد طاہر کو دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔

(خاکسار صوفی محمد ابراہیم دارالرحمت وسطی ربوہ)

رحمتِ ربّانی کے حصول کا عظیم الشان ذریعہ

اللہ تعالیٰ آیہ استخلاف (جس میں برکات و کمالاتِ خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں متذکرہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (ترجمہ) اور نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تا تم کئے جاؤ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)

صاحب نصاب احباب و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا:- خاکسار کے والد محترم چند روز سے بوجہ دردِ سینہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اللہ رکھا پروینز کارکن دفتر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع — ۴-۵-۶ر نومبر ۱۹۷۷ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے، انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کا نہایت ضروری حصّہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اسکی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اور یہ کوئی مشکل نہیں صرف اسی طرف توجہ کی ضرورت ہے جو اب تک ہوتی نہیں رہی۔ اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ نگرانی کروں گا کہ ان اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔"

مجلس آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کے خدام اور اطفال کا کم از کم ایک ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور شامل ہو، نیز دعا بھی کریں کہ ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم میاں مولا بخش صاحب (ابن میاں الٰہی بخش صاحب آف لاہور) ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو صبح پونے چھ بجے وفات پا گئے، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

آپ پیدائشی احمدی تھے تقریباً ۹۰ سال عمر پائی۔ نہایت نیک، دعا گو اور احمدیت کا نمونہ تھے۔ ان کی اولاد میں تین لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔

جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ۲۰ر ستمبر کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ خاکسار محمد احمد انور (حیدر آبادی) ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اجتماع لجنہ و ناصرات لاہور

مورخہ ۲۸، ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور اور ناصرات الاحمدیہ لاہور کے اجتماع علی الترتیب منعقد ہوں گے۔ دونوں اجتماع صبح ۹ بجے سے شام ۴ بجے تک مسجد دارالذکر میں منعقد کئے جائیں گے۔ ممبراتِ لجنہ و ناصراتِ لاہور کو دونوں اجتماعوں میں شمولیت کی تاکید کی جاتی ہے۔ تمام نگران صدر صاحبان اپنی اپنی قیادتوں کی حاضری کی ذمہ دار ہوں گی۔ اس موقع پر کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال بھی لگائے جائیں گے۔ ممبراتِ لجنہ و ناصرات اپنے اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(احمدی بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو کالج روڈ سے ایک گھڑی (مردانہ) ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر درج ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔

عبد الغفور جاوید
باسط منزل مکان $\frac{16}{25}$
دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

برائے فروخت

۱۔ ریفریجیٹر اِن۔ڈی سیٹ ۱۰ کیوبک
۲۔ ٹی۔وی کلر توشیبا ڈبل سٹیم ۲۰"
۳۔ ریڈیو ہٹانیو (ریڈیو گرام) سٹیریو

سیف الحق
۲۸/۷ دارالرحمت شرقی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴